سوال

(126)اصحابی کالنجوم والاروایت کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث : «اصحابی کالنجوم بایدیھم اقتدیتم اھتدیتم»

''میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں جس کی بھی اقتداء کروگے ہدایت پاؤگے''

جولوگوں میں مشہورہے کیا یہ صحیح ہے؟ یانہیں' مدلل ذکر کریں کیونکہ میں صرف دلیل کاتابعدار ہوں۔ اخوکم عبدالمجید

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث سند اور متن دونوں لحاظ سے موضوع اور باطل ہے جو اہل سنت میں سے کسی جاہل نے شیعہ کی دشمنی میں گھڑی ہے' اسی کا بیان مختلف وجوہ سے درج ذیل ہے :

اول وجہ :

رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب یہ روایت ابن عبدالبر نے جامع بیان العلم وفضلہ (2/191) میں اور ابن حزم نے الاحکام (6/82) میں ذکر کی ہے، اس میں ایک راوی سلام بن سلیم ہے یا سلام بن سلیمان طویل ہے۔

ابن خراش کہتے ہیں : کذاب ہے ، ابن حبان کہتے ہیں یہ موضوع احادیث روایت کرتا ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے ، اور اس میں حارث بن غصین ہے جو مجہول ہے اور اس طرح کی روایت خطیب الکفایہ فی علم الروایۃ (ص : 48) اور ابن عساکر (7/315/2) میں لاتے ہیں اور اس میں سلیمان بن ابی کریمہ ضعیف ہے۔

اسی طرح ابن ابی حاتم نے بھی کہا ہے ، اور اس میں جویبر بن سعید ازدی متروک ہے ، اور اس میں ضحاک بن مزاحم ہے اس کی ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں ہوئی تو حدیث مقطوع بھی ہے ، اور قسم کی روایت ابن بطة الابانہ (4/11/2) میں اور خطیب ضیاء نے المنتقی میں اپنی مرومیں سنی ہوئی احادیث میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح ابن عساکر نے (116/2) (6/203/1) میں۔ اس میں نعیم بن حماد ضعیف اور زید العمی کذاب ہے اور اسی قسم کی روایت عبد بن حمید نے المنتخب من المسند کہتے ہیں اس کی اکثر وراویتیں موضوع ہیں ، اور اسی طرح ابن حبان نے بھی کہا ہے۔

یہ اس موضوع حدیث کی سند کے لحاظ سے بحث ہوئی۔

دوسری وجہ معنی کے لحاظ سے :

یہ حدیث باطل ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اختلاف جائز نہیں کیا بلکہ امت کو اتفاق کا حکم دیا ہے۔اور تفرق واختلاف سے منع فرمایا ہے صحابہ کی شرعی مسائل میں مختلف آراء تھیں بعض صحیح اور بعض واضح خطا تھی۔

بطور مثال ثمرہ بن جندب شراب کی بیع جائز خیال کرتے تھے ، ابو طلحہ صائم کے لئے اولوں کا کھانا جائز سمجھتے تھے ، عثمان ، علی، طلحہ اور عبداللہ بن مسعود جنبی کے لئے تیمم جائز سمجھتے تھے ،اور ابوالسنابل فوت ہونے والے شخص کی بیوی کے لئے عدت ابعد الاجلین کا فتویٰ دیتے تھے۔

سمرۃ بن جندب نے حالت حیض میں رہ جانے والی نمازوں کے اعادہ کا حکم دیا، ابو بکر رضی للہ عنہ سے تعبیر رؤیا میں خطا ہوئی، عمر رضی اللہ عنہ نے حبشہ کے مہاجرین کو کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے تم سے زیادہ حقدار ہیں۔

توکیا ان سارے صحابہ کی ان اخطاء میں اقتداء کرنا جائز ہے جن میں وہ بلاقصد سنت سے چوک گئے تھے یہ ان کا اجتہاد تھا اور مجتہد کبھی غلطی کرجاتا ہے اور کبھی صحیح بات کو پہنچ جاتا ہے تو ہم حق اور سنت کی اتباع کریں گے اور خطاء میں ان کا قول ترک کردیں گے، دین یہ ہے اور جو ان کی ہر روایت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرح سمجھتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور صحابہ کے علاوہ ائمہ میں سے کسی مجتہد کے قول کو نبی کے قول کے برابر درجہ دے یا اس پر فوقیت دے تو اس سے بھی بڑی فاحش غلطی ہے، ظالم لوگ اپنے مذہب کی تائید کے لیے اقوال وافعال نبی ﷺ میں بھی تاویل سے گریز نہیں کرتے، بلکہ مذہب کو سنن مصطفیٰ ﷺ کے تابع کرنا فرض ہے، حق ہو تو قبول کرے ورنہ رد کردے۔کہنے والا کوئی بھی ہو، ائمہ کرام نے یہی حکم دیا ہے۔ جیسے کہ مقدمہ میں گذر چکا ہے۔

توکیا ان سارے صحابہ کی ان اخطاء میں اقتداء کرنا جائز ہے جن میں وہ بلاقصد سنت سے چوک گئے تھے یہ ان کا اجتہاد تھا اور مجتہد کبھی غلطی کرجاتا ہے اور کبھی صحیح بات کو پہنچ جاتا ہے تو ہم حق اور سنت کی اتباع کریں گے اور خطاء میں ان کا قول ترک کردیں گے، دین یہ ہے اور جو ان کی ہر روایت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرح سمجھتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور صحابہ کے علاوہ ائمہ میں سے کسی مجتہد کے قول کو نبی کے قول کے برابر درجہ دے یا اس پر فوقیت دے تو اس سے بھی بڑی فاحش غلطی ہے، ظالم لوگ اپنے مذہب کی تائید کے لیے اقوال وافعال نبی ﷺ میں بھی تاویل سے گریز نہیں کرتے، بلکہ مذہب کو سنن مصطفیٰ ﷺ کے تابع کرنا فرض ہے، حق ہو تو قبول کرے ورنہ رد کردے۔کہنے والا کوئی بھی ہو، ائمہ کرام نے یہی حکم دیا ہے۔ جیسے کہ مقدمہ میں گذر چکا ہے۔

تیسری وجہ متن کے لحاظ سے :

یہ صحابہ کی تشبیہ ستاروں کے ساتھ درست نہیں ہے صحیح بات کو پہنچنے والوں کی تشبیہ کے ساتھ فاسد تشبیہ ہے کیونکہ جس کا ارادہ ہو جدی کے طلوع ہونے کی سمت کا اور چل پڑے سرطان کے طلوع ہونے کی طرف تو وہ بھٹک جائے گا اور بڑی فاحش غلطی کا مرتکب ہوگا۔ ہر راستے کی راہنمائی ہر ستارے سے نہیں مل سکتی تو اس سے ثابت ہوا کہ حدیث باطل ہے اور اس کا جھوٹ عیاں اور ساقط الاعتبار ہونا واضح ہے۔

مراجعہ کریں الخلاصۃ لابن الملقن (2 175) الضعیفہ (1 78-85) رقم :58-63) مشکاۃ (2 554) اسی لیے معتمد کتب کے مصنفین نے اسے نہیں روایت کیا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو بچ کر رہیں اور غفلت نہیں تدبر سے کام لیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص](#)

ج1ص250

محدث فتویٰ